فاعتبروا یا اولی الابصار

حکایت عجیب و روایت غریب منسوبہ رحمت غفار مثنوی لغز انگیز

[illegible]

نتیجۂ فکر شاعر نازک خیال طوطی شکر مقال جناب حامد حسین صاحب نکہت عظیم آبادی

در [illegible] سنہ ١٣٢٣ھ

در مطبع عظیم المطابع باہتمام سید ولایت علی مطبوع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و نعت و مدح آل پاک — نظم کرتا ہون یہ نقل دردناک

لکھتے ہیں یون صاحب عین الحیات — گوش دل سے اسکو سن ای خوش صفات

نقل کرتے ہیں معاذ خوش سیر — بالیقین ہے یہ روایت معتبر

میں گیا اک روز محزون ہوا — اپنے مولا اپنے پیغمبر کے پاس

کب تھی طاقت ضبط شور و آہ کی — بندگی با نالۂ جانکاہ کی

دیکھکر مجکو یہ حضرت نے کہا — اپنے رونیکا بیان کر ماجرا

عرض کی مینے کہ ای سلطان دین — آپ ہین بیشک شفیع المذنبین

در پہ ہی بہلول نامی اک جوان — روتا ہی یون جسطرح بیٹے کو مان

ہی تاسف اوسکے حال زار پر — چھا گئی ہے مردنی رخسار پر

اشک آنکھوں سے بہاتا ہی کبھی — سر پر اپنے خاک اوڑاتا ہی کبھی

کہتا ہے وہ دمبدم ای بے نیاز
مجھ پہ کر دروازۂ رحمت کو باز

بے اجازت کسطرح خدمت میں آئے
حکم ہو جاے تو وہ جنت میں آئے

قرب مولا کا بہت مشتاق ہے
ظاہرا حضرت کی دوری شاق ہے

حکم فرمایا کہ ہان لاؤ اوسے
ہم بھی ہیں مشتاق بلواؤ اوسے

الغرض بہلول آیا نعرہ زن
بید کی مانند لرزان تھا بدن

دیکھکر نور جمال مصطفےٰ
جھک کی شرط بندگی لایا بجا

پوچھا حضرت نے تو کیون محزون ہے
دل ترا کس رنج و غم سے خون ہے

عرض کی کیونکر نہ روؤن یا رسول
ہون مکافات عمل سے دل ملول

مین سراپا جرم ہون تقصیر ہون
قابل تہدید ہون تعذیر ہون

عدل برتے اگر رب کریم
ہر نفس سوزان رکھے نار جحیم

زشت کاری کا ہون افسر یا عزیز
جاؤنگا دوزخ مین ہے کامل یقین

میری عصیان ہین ہزاران در ہزار
ایک ادنی ظلم کا بدلا ہے نار

پوچھا حضرت نے کہ شرک ہے مگر
عرض کی اوسنے کہ مولا الحذر

لا شریک اپنا خدای پاک ہے
وہ خدا ہے تو شہ لولاک ہے

پھر کہا حضرت نے باری تجھہ بتا
کیا کسیکے خون سے ہے ہاتھ تیرا بھرا

عرض کی اوسنے نہین حاشا نہین
خون کا دامن پر مرے دھبا نہین

بولے حضرت تو شفاعت خواہ ہو
تجھسے ناراضی ترا اللہ ہو

نام ہی خلاق عالم کا غفور
کوہ بھی ہوں جرم اگر تیری تو کیا
بولا وہ اپنی گنہ ہیں بیشمار
درد حرمان ہر دم افزا لیکن ہے
حضرت سلطان دین نے پھر کہا
کیا گنہ تیری ہیں ... ہوا
بولا وہ ہاں اس سے بھی افزون گناہ
آپکو غیظ آگیا اوسدم بہت
کہا تو اپنی دین و دنیا کی قسم
یہ تو بتلا جرم تیری ہیں عظیم
سنکے یہ روی زمین پر گر پڑا
سب سے اعظم ہی خدا الا بزرگ
سب سے بیشک افضل و اعلی ہے وہ
حرف کن سی ہی یہ سارا کائنات
اسطرح پھر آپ کا ایما ہوا
سرنگوں ہو کر وہ مرد خستہ تن
قبر میت کھولتا تھا آہ آہ

بخشدیگا سب تیری جرم و قصور
بخشا جائیگا تو بخشا جائیگا
حشر میں کسطرح ہونگا رستگار
نا امیدی اپنی بخشائش سے ہے
رحمۃ للعالمین نے پھر کہا
عرش و کرسی سے بھی ہے اعظم گنہ
مجکو اب ہرگز نہیں جای پناہ
اور کہا پھر ہو گئی یوں برہم بہت
حق کی رحمت ہی تیری عصیان سی کم
یا کہ اعظم ہے خداوند کریم
اور یوں بولا وہ غم کا مبتلا
کوئی ہو سکتا نہیں اسکا شریک
اور سب کا بخشنے والا ہی وہ
ہی منزہ اور مبرا اسکی ذات
یہ تو کہہ پھر تجھسے آخر کیا ہوا
دست بستہ یوں ہوا گرم سخن
قبل اسکے سات سال اتنی دنون مین

لاش بیچارو نکی عریان کرتا تہا
اتفاقاً ایک لڑکی مر گئی
دفن سے انصار لی پایا فراغ
جب گہر و نمیں سو چکی خلق خدا
پہنچا فوراً قبر پر اوس ماہ کی
کہو لکر مرقد نکالی اوسکی لاش
رکہکی پہر عریان لحد میں گہر چلا
دمبدم کہتا تہا کیا خوب ہے
گورا گورا اوسکا وہ نازک بدن
مثل اوسکا تہا نہ کوئی نقش چشم
بلکہ اوسکا حسن تہا عالم فریب
ظلم اپنی نفس پر از حد کیا
قبر سے نکلا تو یہ آئی صدا
برہنہ محشر میں کیونکر جاونگی
حشر میں ہونگی خدا سی دادخواہ
ساتہ ہوگا میرا تیرا حشر میں
رحم آیا کچہ نہ اپنے حال پر

حق کی ناراضی کا سامان کرتا تہا
رائگان اپنی جوانی کر گئی
چرخ پر روشن ہوا مہ کا چراغ
بیخطر میں اپنے بالین سے اوٹہا
دلمیں کچہ دہشت تہی اندلی
لی لیا اوسکا کفن بہر معاش
ہر قدم شیطان تہا اسکے ساتہ تہا
حسن سیفان جہان سے خوب ہے
وہ شباب اور وہ جوانی کی بہشت
بہا گئی اوسکی نگو لی ہیں چشم
کہا گئی اوس پر دغا کا زخم
ساتہ اوس میت کی کار بد کیا
تو نی مردوں میں مجہی رسوا کیا
ہای ماری شرم کی مر جاونگی
اب نہیں نار جہنم سے پناہ
عدل فرما سکا میرا حشر میں
تف ہی تیری زشتی اعمال پر

کہہ چکا بہلول جب یہ واقعا
تیری سائے سے حذر درکار ہے
خوف ہی مجھ تک نہ پہنچے تیری آگ
اپنے حال زشت پر رنجور ہو
سنکے یہ اک چوٹ دل پر لگ گئی
مضطر و محزون وہ نالان پھر گیا
آزقہ کچھ لے لیا بازار سے
جامہ کرباس پہنا جسم میں
اختیار اک کوہ پر کی بود و باش
تھا حوالی مدینہ میں وہ کوہ
ہاتھ دونوں کردئیے گردن میں غل
عرض کرتا تھا کہ ای ربّ کریم
کس سے کہئے یا الٰہی درد دل
بار الٰہا ہر عرض مدعا
ہوسکے تا یہ پہنچا پیغمبر کے پاس
باعث نفرت ہوا اظہار حال
اپنی شامت نے نکلوایا مجھے

یون لگے کہنے رسول دوسرا
لایق نفرین سراپا نار ہے
دیر یہان بہتر نہیں [illegible]
دور ہو ای مرد خاسر دور ہو
بھر گئی آنکھوں میں جوت یاس کی
لشکر اندوہ و غم میں گھر گیا
امن ہوتا جوع سے آزار سے
کو جو تھا بدتر سے بدتر فسق میں
کچھ نہ تھی خبر رحمت باری تلا
تو عبس آگے ہی اوسکے مشکوہ
بھا گیا الحاج و زاری کا شغل
میری حال زار سے تو ہی علیم
منفعل ہون منفعل ہون منفعل
اپنے پیغمبر کی خدمت میں گیا
خاطی گمرہ گیا ہر سے کے پاس
بڑھ گیا حزن و غم و رنج و ملال
قابل نار سقر پایا مجھے

واقعی ایسا ہی ہوں تقصیر وار — کیوں نہ پہنچے کہیے شایان نار
رنج اپنا اور کچھ افزوں ہوا — شاہد امید کا دل خوں ہوا
معصیت کا اپنی کچھ چارا نہیں — بے تری رحمت کے چھٹکارا نہیں
اسطرح چالیس دن رویا کیا — دانہ حسن عمل بویا کیا
حال اوسکا قابل افسوس تھا — محبس آلام میں محبوس تھا
نخل ماتم بنگیا تھا اوسکا قد — [illegible]ا تھا آنسوؤں سے خود بخود
نعرہ زن تھے جانور چاروں طرف — اور روتے تھے درندے صف بصف
سوز غم سے اوسکے تھے جلتی تھے — برگ باہم دست حسرت ملتی تھے
خیمہ پرخوں تھا شفق سے آسماں — مثل اخگر تھے ہر اک ذری طپاں
جا بجا اشجار مرجھائے ہوئے — زرد تھے پھول کمھلائے ہوئے
زرد گرسوں تک ہوا کا رنگ تھا — دشت اوس وسعت پہ بھی دلتنگ تھا
چشم گردوں میں ہر اک گل خار تھا — تنگ تر ہی دامن کہسار تھا
اسقدر رویا وہ چیخیں مار کر — ہر بگولے کو ہوا دوران سر
آخرش چالیس دن جب رو چکا — دفتر عصیاں کو اپنے دھو چکا
ہاتھ اوٹھائے اوسنے سوے آسماں — عرض کی ای خالق کون و مکاں
بار عصیاں سے نہایت ہوں سقیم — رد نہ کر میری دعا کو ای کریم
معصیت ہر چند میری کم نہیں — تیری رحمت ہو تو پھر کچھ غم نہیں

کاش یہ معلوم ہو جاتا مجھے / تو نے بخشا یا نہیں بخشا مجھے
اب یہ میری التجا ہے یا الٰہ / تو نے بخشی ہوں اگر میری گناہ
رحم فرما میری پیغمبر کو تو / باخبر کر شافع محشر کو تو
تا نبی اعلام فرمای سبھے / زندگانی کوئی دن بھای مجھے
اور بخشش کا اگر شایاں نہیں / عفو کی قابل اگر عصیاں نہیں
تو قیامت کی فضیحت سے بچا / عاقبت کی تو عقوبت سے بچا
مبتلا کر اون عذابوں میں مجھے / جیتی جی تا آتش عصیاں بجھے
سب مکافات عمل دنیا میں ہوں / تا کہ ہم بھی سرخرو عقبیٰ میں ہوں
اپنی بخشش سے نہ مجھکو دور رکھ / نار دوزخ سی مجھے معذور رکھ
کر رہا تھا اسطرف یہ التجا / اوسطرف باب اجابت کھل گیا
جوش پر دریاے رحمت آ گیا / مظلمی سے سب کے جی بھا گیا
فرحتیں مخصوم کو حاصل ہوئیں / یک بیک چند آیتیں نازل ہوئیں

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ
ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ
اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ

مَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَجَنَّاتٌ تَجْرِي
مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ

مجھمیں شرح و بسط کی طاقت کہاں — اس جگہ کچھ کچھ خلاصہ ہے بیان
کرتے ہیں جو لوگ افعال قبیح — ہیں یہ اپنے نفس پر ظلم صریح
جرم سے فوراً پشیمان ہوتے ہیں — مغفرت کے اپنی خواہاں ہوتے ہیں
کوئی اونکا بخشنے والا نہیں — غیر ذات خالق دنیا و دین
وہ مُصر اپنے گناہوں پر نہیں — زشتی اعمال کے خوگر نہیں
کیونکہ آخر تائب و نادم ہوے — جانتے ہیں وہ کہ ہاں مجرم ہوے
ایسے ہی لوگونکا جنت ہے مقام — نہریں اوسکے نیچے جاری ہیں مدام
پاتے ہیں ایسی نعمتیں کیونکر نہیں — قول رب ہے نعم اجر العاملین
آپ کی خدمتمیں آیا یا رسول — ایک بندہ سر اسر مغموم و ملول
زشت اعمالی سے نادم منفعل — کہہ سنایا آپکو سارا درد دل
آپنے مطلق خبر اوسکی نہ لی — دل شکستہ ہو گیا وہ بات کی
اپنی مجلس سے نکلوایا اوسے — آتش فرقتمیں جلوایا اوسے
آپ فرمائیں کہ وہ جاوے کہاں — درد عصیاں کی دوا پاوے کہاں

اسکے دروازے پہ جا کیا زاری
جاتی [illegible] غایت کیجی
ہمنی بخشی اوسکی سب جرم گناہ
اسطرح پہنچا جو حکم کردگار
یک بیک نکلی در دولت سے آپ
حال پوچھا آپنے بہلول کا
ہی فلان جہ مین وہ غم کا مبتلا
الغرض اوس کوہ پر حضرت چلے
کوہ پر پہنچی جو وہ عالیجناب
کیا کہون کس حال سے دیکھا اوسے
دونون رخساری خمارت سے سیاہ
تار باندھا آنسوونکا اسقدر
دہوپ مین اس حال سی افتادہ تہا
کوہ عصیان مالتا تہا بار بار
ٹھنڈی سانسین دمبدم بہرتا تہا آہ
خلق مین پیدا کیا مجکو حسین
تونی دی ہی مجکو ای داور زبان

اپنی کو کس لیس جگہ رسوا کرے
ہو چکا غصہ غنایت کیجی
ہمنی دی نار جہنم سے پناہ
ہو گئی خورسند شاہ نامدار
خندہ زن تہی غایت فرحت سے آپ
عرض کی مینی کہ ای شاہ ہدی
کوہ پر ہے صرف طاعات خدا
ساتھ ساتھ انصار با شوکت چلے
خیرگی کرتی تہی چشم آفتاب
ہیچ تہی دنیا و مافیہا اوسے
سو پریشان چشم تر حالت تباہ
ہوی مژگان گر گئی تہی سر بسر
گویا اپنی مرگ پر آمادہ تہا
خاک سر پر ڈالتا تہا بار بار
شکر نعمت زیر لب کرتا تہا گاہ
نعمتین لاکہون طرحکی تونی دین
بارہون تیری ثنا مین تر زبان

دیدۂ دل کو مری بینا کیا — حق نے باطل مجھ پر آئینا کیا

عقل و ہوش اپنی رہیں کیونکر بجا — معرفت [illegible] قہر و عقل کا

عمر بھر کرتا رہیں ہم گناہ — عرش و کرسی سی بھی ہیں اعظم گناہ

میری عصیاں کی نہیں کچھ انتہا — تیری غفراں کی نہیں کچھ انتہا

یار اُنکا دل شکستہ ہیں نڈھال — آخرت کا کچھ نہیں معلوم حال

حشر کی رسوائیاں ہونگی نصیب — یا کہ حوران جنان ہونگی نصیب

سنکے یہ بہلول کی نزدیک آئے — ہاتھ دونوں اوسکی گردن سے چھوڑ دے

پوچھا اوسکے دیدۂ نمناک کو — اور سکے چہرے سے چھوڑا یا خاک کو

مرحبا شاباش فرمایا اوسے — دمبدم خوش باش فرمایا اوسے

پھر کہا خوش ہو کی اب گریان ہو — تو تو ہی مقبول رب گریان ہو

خط آزادی جہنم سے ملا — حوض کوثر جنت نعیم سے ملا

ہو مبارک خلد میں رہنا مدام — تجھ سے ہے اب آتش دوزخ حرام

حاضرین سے آپنے پھر یوں کہا — دیکھو اسکی ابتدا اور انتہا

یوں تدارک اپنی رشتی کا کرو — ہو سعاصی اسطرح توبا کرو

یوں اوڑاو خاک یوں مغموم ہو — تا قبول حضرت قیوم ہو

ہاں دلا تو بھی ہی عاصی بانہیں — کس لیے کرتا ہی پھر تو بانہیں

ہی یہ دنیا طاعت رب کے لیے — ذکر ہی خوش ذائقہ لب کے لیے

چار دن کی زندگانی پر بھول | | پردہ غفلت اوٹھادی ای جہول

آج کا جو کام ہے کل پر نہ ٹال
پھر یہ مہلت ملی ہی نکہت محال

تمت

قطعہ تاریخ طبع نتیجہ فکر جناب سید فرزند احمد صاحب صفیر بلگرامی

نکہت شیرین سخن جادو سخن | | این چہ در بی بہا نظم سفت
خامہ ام تاریخ این رنگین سواد | | بی سر اغراق عبرت خیز گفت ۱۲۸۸ھ

قطعہ تاریخ طبع از فکر عالی جناب خواجہ باقر علیخان باقر تخلص

قصہ بہلول کا عبرت کے لئے | | نظم نکہت نے کیا ہی کیا خوب
مصرع سال لکھا باقر نے | | آب توبہ سی ہو پاک ذنوب

سنہ ۱۲۸۸ھ